بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶)

نمبر (۲۳)

قیمت پیشگی ۲ روپیہ ۔ ابعد للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہی اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسول کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔ عــــہ
معاونین درجہ اول جنکو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ صـــر
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سے
عام قیمت مابعد ۔۔ ۔۔ ۔۔ للعہ
قیمت فی پرچہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار مین رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ ۳ بار ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

کلماتِ امری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھا جو یہان تک شدید تھا کہ انہون نے سمجھا کہ مجھکو طاعون ہوگیا ہے۔ اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلاکر وصیت بھی لکھوانی شروع کردی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھکو ملی اور مین ان کی عیادت کے لئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے مین نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہین اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف کہدیا ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری مین ہے اس مرض سے بچاؤنگا اور یہ کہکر مین نے ان کی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہین نام و نشان بھی نہین تھا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین مین شائع ہوچکی ہے اس مین ایک شعر ہے ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل ہر طرح کا فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانون کی پہلی سی حالت نہین رہی ان کے ہاتھون سے سلطنت بھی اسی لئے چھینی گئی ہے کہ انہون نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالیٰ تو کسی کا رشتہ دار نہین کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اس کی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیون سے مسلمانون کو نسبت ہے اس لئے ان کی طرح ان پر بھی دو دفعہ سخت عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کرکے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانون کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا اس وقت کے مسلمانون کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجیئیگا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان ختم ہوجائے۔ انہون نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب مین پھنس گئے مین دیکھتا ہون کہ فرشتے کھڑے کہتے ہین کہ

یاایها الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجرون کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزون کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رُو سے کافر ہین ہندوستان مین اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہوگئے ہین اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہین ہین اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ کہ خود تمہاری حالت ایسی نہین رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

لیجیے ایک پادری صاحب سترہ سالہ بھگا لیگئے

شہر نیویارک مین ایک شخص ولیر نامی رہتا تھا سنہ ۱۹۰۶ء مین فوت ہوا اس کی دو لڑکیاں تھین یہ شخص بہت مالدار تھا چنانچہ ہر ایک لڑکی کے حصے مین پچیس ۲۵ ہزار پونڈ یعنے پونے چار لاکھ روپیہ آیا ہوا تھا۔ مسٹر ولیر جب مرنے لگا تو اپنے علاقہ کے مشہور و معروف اور معزز بزرگ ریورنڈ جیری نوڈ گاس (جو ہمسٹڈ فیشنیبل سینٹ جارج چرچ کے ریکٹر تھے) کو بلاکر عرض کیا کہ آپ میری ان لڑکیون کی دینی اور روحانی تربیت کی نگرانی فرماتے رہین۔ پادریصاحب نے اس خدمت کو بسرو چشم قبول فرمایا۔ اور ہر روز ان کی تربیت اور نگرانی کے لئے آنا شروع کیا۔ ان لڑکیون میں ایک کا نام مس فلورٹیہ ولیر تھا۔ جوانی کا عالم شباب کی بہار دیکھکر بزرگ پادری صاحب گرفتار دام ہوگئے۔ اتالیقی سے بڑھکر فدائیت کی طرف ترقی شروع ہوگئی اور آتش عشق نے اعتدال کے حدود سے تجاوز کردیا یہان تک کہ محبوبہ کی بوڑھی دادی تاڑ گئی اور بے ساختہ پادری صاحب کیخدمت مین عرض کرنے لگی کہ آپ اپنی اتالیقی خدمتون سے ہمین معاف فرمائین اور آیندہ یہان تشریف لانا بند کرین لیکن پادریصاحب محبوبہ سے عہد و پیمان حاصل کرچکے تھے اور محبت کا وثوق پا چکے تھے فوراً بول اُٹھے کہ یہان آنے سے روکوگی تو ہم باہر کسی جگہ ملاقات کرلیا کرینگے۔

اب ۲۴ر مئی کے سول ملٹری گزٹ مین لکھا ہے کہ ۲۹ر اپریل کو پادری صاحب مذکور اس پری پیکر محبوبہ کو ساتھ لے کر کہین الوپ ہوگئے ہین۔ پادریصاحب کی بیوی بھی موجود تھی لیکن اس کو بے کسی مین چھوڑ گئے ہین ان کے اغوا کا حال یون لکھا ہے کہ ۲۹ر تاریخ ماہ اپریل کو پادریصاحب ایک فیشنیبل شادی کی رسوم ادا کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے بیوی اُن سے اجازت لیکر اپنے بعض رشتہ دارون کو ملنے کے لئے ہارٹ فورڈ کی طرف گئی۔ پادریصاحب منگل کے دن وہان سے واپس ہمسٹڈ پہنچے اور اپنا مال و اسباب لیکر فوراً کہین گم ہوگئے۔ اسی روز سے مس فلورٹیہ ولیر بھی روپوش ہے۔ خفیہ پولیس سراغ رسانی مین کوشش کررہی ہے۔ لڑکی کا ایک خط دادی کے نام اس مضمون کا پہونچا ہے کہ مجھے آپ سے اور اپنی بہن اڈنا سے بڑی محبت ہے لیکن پادری صاحب کی محبت میرے دل مین آپ سے بھی زیادہ ہے۔ ہمسٹڈ سے میرا دل برداشتہ ہوگیا ہے اور مین اس ملک سے باہر نکلی جارہی ہون اور امید کرتی ہون کہ جب یہ چٹھی آپکے ہاتھ آئیگی اس وقت تک مین اس ملک کے حدود سے باہر ہوجاؤنگی پس چٹھی پر شہر جرسی کے ڈاکخانہ کی مُہر ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پادری صاحب کو پچھلے دنون ٹریموے کی گاڑی پر ایک ضرب آگئی تھی اور اس کے معاوضہ مین اس کو ایک ہزار پونڈ بطور ہرجانہ ملا تھا۔ وہ روپیہ اس کے پاس ہے۔ پادری صاحب کی بیوی عمر مین اس سے بڑی ہے۔ لڑکے ورثاء اور گرجا کے متمول متعلقین پادریصاحب پر فوجداری استغاثہ کرنے کا انتظام کررہے ہین اور گرجا کے عہدہ سے اس کو علیحدہ کردیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مفصلہ ذیل سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین تو اپنے اخبار مین جگہ دیکر مشکور کرین۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے اشو مین نکل چکا ہے اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنے مذاہب اقصائے شرقیہ۔ یہ کتاب سنہ ۱۹۰۶ء مین شائع ہوئی تھی۔ اصل مین یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے۔ جس کا نام Civilization of Our times (تمدن زمانہ حال) جس کے مصنف Paul Hunneberg ہین یہ ایک بڑے جرمن عالم ہین اور یورپ مین بوجہ اپنی لیاقت کے بہت مشہور ہین۔ جس آرٹیکل کا مین ترجمہ ارسال کرتا ہون اس کے لکھنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہین اور علوم شرقیہ خاص کرکے عربی کے بہت بڑے ماہر ہین۔ قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہونچا کر پڑھتے ہین۔ پیشتر اس کے کہ مین اصل ترجمہ لکھون مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر ہارووٹز صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرون کہ جنہون نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کرکے اور مجھ پر کمال مہربانی فرماکر مجھے اس جرمن حصہ کا انگریزی مین ترجمہ کردیا۔ جس کا مین اردو ترجمہ ارسال کرتا ہون امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرمادینگے۔ محمد الدین از علیگڈھ

ابھی تک مسلمانون کے نئے فرقہ احمدیہ کی کامیابی کی نسبت کچھ نہین کہا جا سکتا۔ اس کے پیغمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہین جن کی عمر قریباً اب پچاس برس کے قریب ہوگی وہ اپنے اس دعوے کے ساتھ ایک نئی تحقیقات کو شامل کرتے ہین جس کی رو سے یہ ثابت کرتے ہین۔ کہ سری نگر محلہ خان یار۔ مین جو ایک ولی کی قبر ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ جو ظالمون کے ہاتھون سے بچکر مشرق کو بھاگ گئے تھے اور وہین انہون نے وفات پائی تہی۔ احمد کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اس ساتوین ہزار کے لئے مسیح ہے اور یسوع مسیح کی خو بو مین آیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اس کا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ وہ مسلمانون کا وہی مہدی موعود ہے۔ جس کی وہ برسون سے انتظار کر رہے ہین۔ ان کے مشن کے متعلق ایک تعلیمی درگاہ ہے اس نئے مہدی اور مسیح کے مریدون کی تعداد ستر ہزار تک ہو گئی ہے اس کا مشن ( ) ہے (اس لفظ کا ٹہیک مترادف مجھے نہین آتا۔ آپ جو مناسب سمجھین رکھ لین۔ اس کے معنے ہین کہ متضاد اور بظاہر بالکل مخالف باتون کے ملانے والا) جسکی بنیاد بائبل اور قرآن اور حدیث ہے۔

انہون نے کئی ایک عربی تصنیفات مین اپنی نسبت پیشگوئی پہر کی ہے ایک مذہبی بتون پر بحث کی ہے۔ جس کی تصدیق وہ اپنے نشانات اور معجزات سے کرتے ہین۔ غیر مشرقی دنیا پر مرزا غلام احمد صاحب اپنا اثر ڈالنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہین جس کی سلئے انہون نے ایک اخبار انگریزی میگزین جاری کیا ہے۔ رستہ

محمد دین۔ علی گڑھ

تعلیم مستورات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم معظم جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر

بعد از السلام علیکم کے گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مہربانی فرما کر میری ان ذیل کی چند سطور کو اپنی اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین۔

کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہو سکتی ہین۔

اے میری مکرم خاندہ بہنون! مین آپ کی خدمت مین التماس کرتی ہون اور اپنے پہلے مضمون کی تائید مین یہ مسئلہ پیش کرتی ہون کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہو سکتی ہے اور خود تعلیم سے میری مراد دینی تعلیم ہے۔ یہان تک میرا خیال ہے۔ صرف دینداری نہین کیونکہ یہ تو ایک بڑی متبرک چیز بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایک شاخ دنیا داری بھی نہین ہو سکتی کیونکہ انتظام خانہ داری اور تربیت اولاد بغیر تعلیم کے نہین ہو سکتی۔ مثل مشہور ہے کہ اندھا ماہتاب کو راہ نہین دکھا سکتا اسی طرح جو شخص اپنی صلاحیت نہین کر سکتا وہ دوسرے کو نیک اور تربیت دینے کے لائق نہین ہو سکتا چنانچہ دیکھا گیا ہے جن گہرون مین تعلیم نہین۔ ان گہرون مین دین بھی نہین ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ ہوتی ہین ان کی اولاد ضرور ہی نیک اور دیندار ہوتی ہے کیونکہ بچے ماں کے پاس عمر کا وہ حصہ گذارتے ہین جس عمر مین وہ جو بات سیکہے ان کے دل پر نقش ہو جاتی ہے اگر ماں تعلیمیافتہ اور دیندار ہو تو بچے پر ضرور نیک اثر پڑے گا۔ اگر ماں تعلیمیافتہ نہ ہو۔ تو بچے پر ضرور اس کے بُرے خیالات کا اثر بھی پڑے گا۔ مستورات کو تعلیم دینے مین سلسلہ ذکور سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مردون کو اللہ نے ہی بار تبہ دیا ہے جب چاہے تعلیم حاصل کر سکتے ہین خواہ وہ چھوٹی عمر مین یا بڑی عمر مین۔ نہی توان کو انتظام خانہ داری کا فکر ہوتا ہے اور نہ ہی بچون کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ مگر مستورات جو خورد سالی مین ہی انتظام خانہ داری مین مشغول ہو جاتی ہین اور بچون کی پرورش کی مصیبت مین گرفتار ہو جاتی ہین۔ وہ بڑی ہو کر کس طرح تعلیم پا سکتی ہین۔ مگر جب تک تعلیم نہو دیندار نہین ہو سکتی اس واسطے مین التماس کرتی ہون کہ مستورات کو تعلیم دینے مین بڑی سرگرمی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہی تعلیم پا سکتی ہین جو پانچ اور بارہ کے درمیان دی جائے اور مین امید کرتی ہون خواہ کیسی ہی غبی لڑکی ہو اس پانچ اور بارہ سال کے عرصہ مین وہ پیارے اسلام سے کچھ نہ کچھ واقفیت پا سکتی ہے آہ! مین افسوس سے کہتی ہون۔ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیچاری مستورات کو ہی زیادہ دوزخ مین دیکھا مگر اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ مستورات مین مردون کی نسبت [illegible] نہی ہو۔ تو مسجدون یا محفلوں یا جلسون مین یا اور کسی طرح ملکون مین پہر پہرا کر اس کی کو پورا کر سکتا ہے۔ اور دیندار ہونے کی امید رکھ سکتا ہے۔ مگر ہم مستورات جو کہ بسبب پردہ کے باہر نہین نکل سکتین اور نہ گہرون مین تعلیم کا چرچا ہے کیونکہ پرانے زمانہ کی بڑی بیبیان عموماً سب ناخواندہ ہین اس واسطے مین نہایت ادب سے گذارش کرتی ہون کہ فرقہ ہذا کے خواندہ ممبرون کو اپنی تمام کے زور سے سلسلہ ذکور پر واسطے تعلیم دلانے کے اٹہانا چاہیئے جس سے کہ عام چہوٹے گل مکمل ہو جاوین اور بہائی بیٹیان مین کھل جاوین اور فرقہ مین عام تعلیم ہو جائے۔ راقمہ ظ۔ ت۔ بنت مکرم منشی صاحب ضلع گجرات

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء ظہر فرمایا۔ کہ ان ہندؤن نے جو دکھ ہمین دئے ہین وہ بیان سے باہر ہین۔ دیانند نے کیا کچھ نہین لکھا۔ کنہیا لال اس سے کم نہین۔ پہر لیکھرام نے جو خبث پھیلایا ہے اس کا نتیجہ کسی سے مخفی نہین۔ پس جب ان لوگون کا یہ خیال ہے کہ ایک حیوان کے بدلے مین انسان کا قتل بھی جائز قرار دین اور اپنی حکومت کے زمانہ مین اونچی اذان تک بھی نہ کہنے دین تو پہر ہم کیون نہ کہین کہ انگریزی حکومت ہمارے لئے خدا کی ایک خاص رحمت ہے (یہ قومے کہ نیکی پسند د خدا۔ دہد خسرو عادل و نیک رائے)

ان ہندون سے ہمارا کچھ کبھی اتحاد نہین ہو سکتا۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ انگریز بھی سمجھ سکتے ہین۔ کہ جب مسلمان بادشاہون سے وزارت تک کے عہدے پاکر بھی یہ ان کی شکایت کرنا ہی اپنا مذہبی جز و سمجھتے ہین تو پہر ان سے کیا وفاشعاری کرین گے۔

ہمین تو ان کے بڑھے ہوئے تعصب پر افسوس آتا ہے کہ ہم تو ان کے دیوتون کرشن رامچندر کی عام مجلسون مین بھی تصدیق کرین اور ان کو خدا کے پاک بندے قرار دین اور یہ ایسے شوخ چشم کہ بلاوجہ حماقت ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل اصفیاء کے سردار کو برا کہین ایسی باتون سے مین نے کہا کہ جنگل کے بھیڑیون سانپون بچھوؤن سے صلح آسان۔ مگر ان سے ناممکن۔ (الحکم)

ایک اور دشمن ہلاک ہوا

سوہل ضلع گورداسپور مین ایک شخص اللہ دتا نام خیاط رہتا تہا وہ اور اس کا بہائی محمد علی معمولی آدمی ہین اور بہت ہی خفیف سی استعداد پڑھنے لکھنے کی رکھتے ہین مگر انہون مین کا نام رکھا ہوا تہے ان دونون کو مولوی کا خطاب دے رکھا تہا۔ اس لحاظ سے یہ خطاب جسقدر عزت کے قابل ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے بہرحال وہ مولوی مشہور تہا سلسلہ عالیہ احمدیہ اسکو سخت عداوت اور دشمنی تہی اور مخالفت کے لئے بہت ہی بیہودہ دہن اور بد زبان تہا۔ ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے قریبی علاقہ جات مین جا کر بہت زور شور سے مخالفت کیا کرتا تہا اور کرم الدین کے مقدمات مین بہت بڑا حصہ اس نے اور اس کے رفیق عبد السبحان نے لیا تہا چندہ جمع کرنا اور مقدمات مین ہر قسم کی مدد دینا ان کا کام تہا گویا وہ مقدمہ کرم الدین پر نہ تہا بلکہ اسپر تہا۔ غرض تقریر اور تحریر کے ذریعہ ہمیشہ مخالفت کرنا اور احمدیون کو دکھ دینا اس نے اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا تہا مقدمات مین کرم الدین تو مجرم قرار پاکر جرمانہ کا سارٹیفکیٹ لیکر گیا عبد السبحان جیسے سا ساتیان جہان وہ سادات نیچے پڑھا کر گدا کیا کرتا تہا رخصت ہوا اور مساکین کیا اس دنیا ہی سے رخصت ہوا۔ اللہ دتا صاحب ۶ مئی ۱۹۰۷ء کو کراچی یار عبد السبحان کو جا ملا اور ناکام اس جہان سے رخصت ہوا۔ ان لوگون نے حضرت کے خلاف پنجابی نظمین بھی لکھی تہین جو سب بے کار ہو گئین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہین جب خدا تعالیٰ کا کلام انکو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ افترا ہے انہیں لوگون پر اتمام حجت کرنے کے لئے مین نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کرین گے - آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے - اس وقت مین نمونہ کیطور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگون کے سامنے پیش کرتا ہون اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہین اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے - اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَ اُحَافِظُکَ خَاصَّۃً ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاصکر تجھے - چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور مین اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور مین گواہی دیتا ہون کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص مین سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اُسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہین - ولعنت اللہ علیٰ من کذب وحی اللہ - جیسا کہ مین بھی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ خدا کا کلام ہے - ولعنت اللہ علیٰ من افتریٰ علی اللہ - اور مین امید رکھتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام مین یہ الفاظ نہین ہین کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الْاَمْنُ وَہُمْ مُّہْتَدُوْنَ - پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے - بچائے جائین گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوین گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھیرے گی۔

اب مین دیکھونگا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہین سمجھتا تو آپ بھی دعویٰ کرے کہ مین بھی طاعون سے محفوظ رہون گا اور مجھ بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم - خاکسار میرزا غلام احمد -

ڈائری

القول الطیّب

برد و نار

ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ و فساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ و فساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب کہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی۔ جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہ دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں سے ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

اس پر میاں معراج الدین صاحب عمر (مالک اخبار ہذا) نے جو اس وقت حضرت کے حضور میں حاضر تھے ایک واقعہ عجیب سنایا۔ انہوں نے ایک جگہ کا ذکر کیا کہ ایام طاعون میں ایک ہندو مالدار شخص بے اولاد مر گیا اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ ورثاء نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہو جاوے اور وہی تمام مال اور جائیداد کا وارث بن جائے۔ آؤ اس عورت کو بھی مار ڈالو۔ اور جائیداد پر بے خطر قبضہ کر لو۔ طاعون تو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں لوگ ایک دوسرے کی خبر بھی نہیں لیتے۔ آدھی رات کے وقت انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں اس کے باندھ دئے اور موہنہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ بول نہ سکے اور مردے کی طرح اٹھا کر آدھی رات کے وقت مرگھٹ پر لے گئے اور ان کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا کہ مر گئی ہے۔ ارد گرد کے ہمسایوں نے خیال کیا کہ اس کا خاوند طاعون سے مر گیا تھا۔ یہ بھی طاعون سے مر گئی ہوگی۔ کوئی نزدیک نہ آیا۔ انہوں نے رات کے وقت اسے لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ ہندوؤں کے قاعدہ کے مطابق تو ضرور تھا کہ جب تک آگ اس کے سر کی کھوپری کو پھوڑ نہ دے وہاں ٹھہرے رہتے مگر چونکہ چور تھے دہشت کے مارے صرف آگ لگا کر گھر بھاگ آئے۔ قدرتِ خداوندی اس کو زندہ رکھنا چاہتی تھی اوپر سے آندھی اور بارش جو شروع ہوئی تو آگ بجھ گئی اور اسی حالت میں لکڑیوں کے درمیان اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ صبح تک وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ صبح کے وقت بعض راستے چلنے والوں نے اس کو دیکھ کر تھانہ میں خبر دی اور اس کے تمام رشتہ دار مرد اور عورتیں گرفتار کئے گئے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۷ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈے۔ اے۔ وی کالج) جو آپ کے پرچہ مورخہ ۵ ہر مئی کے اشو میں بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہو چکا ہے مندرجہ ذیل ریمارک کرنے کی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے سماج اس کو اپنے سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک و شبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے اور چونکہ ڈے۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھ کر سبقت لے چکے ہیں۔ اس لئے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجیٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آوازہ کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جس کو تیس برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجیٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز ان میں مت شامل ہوں یہاں تک اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائک کرنیوالے طلباء کی شمولیت اختیار کر لی تھی آپ کے فتویٰ جہاد نے جو چھ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا اس صوبہ کے کمشنر کے الفاظ سے صاف طور پر مترشح ہے احمدیہ فرقہ کے بیعت کی شرائط عشرہ میں اطاعت گورنمنٹ بھی ایک شرط ہے آریہ سماج اپنا گناہ اور قصور دوسروں کے سر پر تھوپنے کی بلا ضرورت کوشش کرتی ہے۔

جتنے احباب شیعہ مذہب سے احمدی ہوگئے ہیں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں۔ مخالفوں کے لئے مفید ہے۔ پتہ۔ شہر بنارس کوٹھی مہاراجہ بنارس محلہ راجہ بازار شیخ عبد الواحد خان

کشمیر کی عبرتناک حالت

کشمیر سے ایک صاحب جن کا نام نیچے درج ہے حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش آنکہ اندین ملا بالخصوص بعد از نمودار ہونے نشان آسمانی کشمیر بالعموم تحصیل کراگام واسلام حالا بالخصوص اس طرح موت کے پنجہ کے اندر گرفتار ہوا ہے۔ کہ الامان الامان۔ بعض جگہ ایسا بھی وقوعہ ہوتا ہے کہ رات کو انسان سوتا ہے اور فجر کو مردہ دیکھا جاتا ہے۔ یکایک وہ وعدہ الٰہی۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا۔ چندن دن نکل پھر یہ عذاب حاضر ہو جاتا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کی تنبیہ دے رہا ہے لطیفہ یہ ہے۔ کہ مرگ جوان مرگ ہے یعنی عام طور پر جوان ہی اس کا شکار ہیں۔ یقیناً بقول رب العزت جل جلال حکایتاً عن النوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمی الخ۔ یہ لوگ قبل از اجل مسمیٰ مر رہے ہیں۔ اگر اطاعت احمد مرسل اللہ جو اس وقت کے نبی ہیں کرتے۔ تو کبھی یہ جوان مرگ کا نشانہ نہ بنتے۔ یا اللہ تو اپنی مخلوق پر رحم کر۔ آمین۔

یا امام الزمان علیک الصلوٰۃ علیک السلام۔ یہ تمام مخلوقات اسی طرح حسب قانون رب العالمین جس طرح موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں فرعون علیہ اللعنت غرقاب ہوا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ میں پڑ گئے۔ ہمارے شہنشاہ امینی محمدؐ المصطفےٰ سرور الانبیاء کی ہمسری میں ابوجہل بمع اتباع خود علیہم اللعنۃ وقود النار بنے۔ عین بعینہٖ اسی طرح مثیل یہود مثیل مسیح کے ہم پلہ ہونے میں تباہ ہو رہے ہیں۔ من اصدق من اللہ قیلا۔ لاغلبن انا ورسلی۔ خوشا قول حضور

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

میں ہوں حضور کا ایک خاکسار تابعدار عبد الرحمان خان ولد راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم۔ ملک کشمیر۔

عرب میں قہری نشان

یہاں جدہ خاص میں طاعون کا سخت زور شور ہے۔

حضرت اقدس کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ کہ اب بڑے بڑے رومی اس مرض سے مرینگے۔ سو بہائی صاحب بڑی بڑے رمی مر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔ میرے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ دل سخت اداس رہتا ہے خداوند کریم رحم کرے۔ کہ زندگی میں حضرت اقدس کی ملاقات ہو جاوے۔ تازہ تازے الہامات جو ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دل کو ہلا دیا ہے ایک تو دل چاہتا ہے۔ کہ فوراً قادیان چلا آؤں۔ مگر جب ملازمت کا خیال ہوتا ہے۔ تو کوئی قانون ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ تین سال پہلے واپس ہوں۔ دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کوٹ نیناں میں جلسہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

جناب من۔ ضلع گورداسپور میں کوٹ نیناں بھی ایک مشہور قصبہ ہے۔ جب لاہور اور راولپنڈی کے شور و غل کی خبر یہاں پہونچی تو بعض سربرآوردہ اشخاص نے یہ مناسب سمجھا کہ بلوہ کنندگان اور باغیان کے چال چلن کی نسبت عام طور پر اظہار ناراضگی ظاہر کیا جاوے۔ ۵ تاریخ کو ایک باقاعدہ جلسہ حکیم کرپارام مرحوم کی حویلی بصدارت نائب تحصیلدار صاحب بندوبست ہوا۔ علاوہ باشندگان قصبہ کے اردگرد کے دیہات کے نمبردار اور سفید پوش بھی موجود تھے صاحب میر مجلس نے جلسہ کا افتتاح ایک مختصر تقریر کے ساتھ کیا۔ صاحب ممدوح نے سرکاری راج کے فوائد کو بیان کیا اور بڑے زور سے باغیان کے چال چلن پر اعتراض کیا۔ پھر منشی صاحب نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پڑھا۔ جس کی تائید چودہری آلا سنگھ صاحب سفید پوش اور منشی محمد اعظم صاحب نائب محافظ دفتر ضلع نے کی اور بالاتفاق پیش ہوا۔

ریزولیوشن ۱۔ یہ جلسہ اُن لوگوں کے رویہ کو نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو لیکچروں میں اور اخبارات کے ذریعہ باغیانہ خیالات کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کے رویہ کو اور بھی زیادہ افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بے گناہ انگریزوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے مال و جان کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پبلک کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ لوٹ اور ہڑتال کریں۔

دوسرے ریزولیوشن کی منشی محمد اعظم نے تحریک کی۔ مہنت ارجنداس صاحب نائب میر مجلس اور لالہ سوہن لال صاحب صاحبان نے تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن ۲۔ منشی لابھ دین صاحب سکرٹری جلسہ کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس جلسہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات چھپنے کے لئے بھیجیں اور ایڈیٹران اخبارات کو التماس کریں کہ براہ مہربانی اپنے اصل فرض منصبی کو سمجھ کر شہنشاہ جلیل القدر اور رعایا کے اچھے تعلقات کی تعلیم دیں اور کسی قسم کے باغیانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ نہ دیں بعد اس کے میر مجلس صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سب پوسٹ ماسٹر کوٹ نیناں ضلع گورداسپور

امداد لنگر خانہ

ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں عاجز نے چندہ لنگر خانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں کہیں وہ پڑھا گیا ہوگا احباب اس کی طرف توجہ کر رہے ہوں گے اور عنقریب اس کے نتائج سے ہم کو اطلاع ہو جائے گی۔ بطور یاددہانی کے اب میں دوبارہ لکھتا ہوں۔ اور اس امر کیطرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو اور جہاں ناخواندہ لوگ ہوں وہاں کے قریب قریب کے شہروں کے دوست دیہات میں جا کر ان ناخواندہ دوستوں کو جمع کر کے اس ضروری حکم سے سب کو مطلع کریں اور اکثر کرتے رہیں چاہیئے کہ قریب قریب کے گاؤں کے لوگ ہر جمعہ کو کسی ایک گاؤں میں جمع ہو کر وہاں نماز جمعہ ادا کیا کریں اور اس قسم کی ضروری تحریکات سے اور نئی تصانیف حضرت سے دوسرے دوستوں کو آگاہی کرتے رہا کریں ضلع وار کمیٹیوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے اضلاع کے مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اپنے اضلاع کی فہرست مبائعین کو مکمل کریں اور ہر ایک قسم کی تبلیغ چھوٹے شہروں اور گاؤں میں پہنچانا اسی ضلع کی کمیٹی کا فرض ہونا چاہیئے۔

لنگر کے واسطے اس وقت یکمشت چندہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز ماہواری چندوں کے انتظام کو پختہ کرنا چاہیئے۔

حقیقۃ الوحی

جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے چھپکر شائع ہو چکی ہے لیکن چونکہ اس کیواسطے یہ تجویز ہوئی۔ کہ تمام کتاب مجلد ہو کر فروخت کی جائے اس واسطے اس کی فروخت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ ایک لائق جلد ساز میاں عبد اللہ احمدی مالیر کوٹلہ سے اسی کام کے واسطے بلایا گیا ہے۔ جو نہایت اخلاص کے ساتھ اس کام میں سرگرمی سے مصروف ہے تاہم تمام جلدیں یک دفعہ نہیں ہو سکتیں جیسے جیسے طیار ہوتی جاتی ہیں فروخت کے واسطے باہر بھیجی جاتی ہیں۔

مفت نہیں

بعض صاحبان حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کتاب مفت دی جاوے۔ ان کی آگاہی کیواسطے لکھا جاتا ہے کہ اس کتاب پر بہت خرچ ہوا ہے اور وہ روپیہ حضرت کا نہیں تھا اس واسطے کتاب حضرت کی ملکیت میں نہیں ہے۔ تاہم ایک بڑا حصہ ہند و پنجاب کے علماء وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اور اب زیادہ مفت تقسیم کی گنجائش نہیں۔

صادق اور کاذب میں مباہلہ کا بےنظیر فیصلہ

ناظرین اس عاجز نے فیض اللہ خان بن ظفرالدین احمد متوفی سابق پروفیسر ٹرننگ کالج سے ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے بارہ میں مباہلہ کیا تھا۔ جو آگے چلکر آپ کو مباہلین کی تحریر سے کل حالات منکشف ہو جائینگے۔ مگر قبل اس سے کہ مباہلین کی تحریر کو درج کروں مناسب ہے ان تمام حالات کو جو درمیان میعاد مقررہ کے عجیب در عجیب ظہور میں آئے ہیں۔ ناظرین کی خدمت میں تفصیل کے ساتھ عرض کیا جاوے۔ ممکن ہے کوئی سعید روح فائدہ اٹھاوے کیونکہ فیض اللہ خاں لنڈیالوی قانون گو کو طاعونی موت سے زمین میں خدا نے ایسا سلایا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ یہ عجیب شان کبریائی ہے۔ کہ فیض اللہ مکذب انبیا اکیلا نہیں گیا بلکہ مباہلہ کرنے کو رضامند کرنے والا اور حضرت اقدس کی نسبت زیادہ استہزار کرنے والا فیض اللہ کا پھوپھی زاد بھائی مسمی عظیم اللہ در حقیقی ہمشیرہ عزیز ہمراہ گئے ہیں یہ عظیم الشان معاملہ حضرت اقدس کی تائید میں ایسا ظہور میں آیا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعتوں کو اور بالخصوص تاریک دل مولوی ثناء اللہ اور نیز گمراہ اور مرتد عبدالحکیم ڈاکٹر کے واسطے ایک سبق آموز نشان ہے۔ مگر ایسے بین نشانوں سے وہ شخص ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ جو دل کا سیدھا اور رضا کا طالب ہے خدا شاہد ہے جس وقت میں نے اس مقدس انسان مسیح موعود کے لئے محض برائے مقصود رضا الٰہی فریق مخالف سے مباہلہ کیا ہے۔ مجھ کو یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ میں درمیان میں نہیں ہوں اور جو الفاظ میری قلم سے نکل رہے ہیں۔ وہ خدا تعالے اپنے ہاتھ سے لکھ رہا ہے اس وقت میری وجدانی حالت ایسے لطیف عالم کی طرف منتقل کی گئی جو مجھ کو فریق مخالف پر عذاب الٰہی کے ذرات اترتے ہوئے نظر آئے۔ چنانچہ اسی وقت عاجز نے بلند آواز سے کہدیا کہ میں نے ابھی تم پر عذاب اترتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ فریق مخالف نے جس قسم کی موت طلب کی تھی وہی اس کو ملگئی متوفی نے مباہلہ کرنے کیوقت طاعونی موت کی خواہش ظاہر کی تھی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ انصاف پسند طبیعتیں بعد مطالعہ الفاظ مباہلہ اور دیگر واقعات سے مطلع ہونے کے مانینگے کہ اس درجہ پر ہیبت اور شاندار الفاظ کا لکھنا اور عجیب در عجیب واقعات کا پیش آنا جو آئندہ خبر سے متعلق ہوں انسانی کام نہیں۔ کیونکہ انسان تو اپنی بابت ایک دن کی زندگی کا قطعی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے کی نسبت تحدی کے ساتھ یہ ظاہر کرے کہ زمین آسمان ٹل جائے۔ لیکن یہ عذاب یقیناً نہ ٹلیگا۔

اب مباہلہ کی کل کیفیت تفصیل وار بیان کرتا ہوں۔ میں ۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو لاہور سے بعد دو ماہ کے گجرانوالہ واپس ہوا۔ ۱۲ جون کو میری اہلیہ واسطے ملنے مستورات کے میرے ہمراہ جنڈیالہ گئی۔ ظفرالدین متوفی کا جس بیٹھک میں کتبخانہ ہے وہاں حضرت اقدس کی نسبت گستاخ مسمی عظیم اللہ نے میری طرف مخاطب ہو کر استہزایہ گفتگو شروع کی چونکہ مسمی عظیم اللہ کو جاہل اور دینی امور سے بے خبر سمجھ کر اس کیطرف مخاطب ہونا میں نے مناسب نہ سمجھا۔ مگر فیض اللہ کو پہلے سے سمجھاتا رہا۔ چونکہ فیض اللہ نے پلیدی آغوش اور خیالات میں نشو و نما پایا تھا۔ اس لئے میری کوئی برہان ان کے واسطے سودمند نہ ہوئی۔ اس سے قبل بھی اس قسم کی گفتگو بارہا ہو چکی تھی۔ اور مجھ سے زیادہ تبلیغ قاضی صاحب ضیاء الدین مرحوم اپنے خاندان پر کر چکے ہیں ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ خطوط میرے ہاتھ آئے ہیں میری نظر سے کوئی خط ایسا نہیں گزرا۔ جس میں امام ہمام کا ذکر اور اسپر ایمان لے آنے کی تاکید نہ ہو حق تو یہ ہے۔ کہ قاضی صاحب عجیب مخلص مرید ہیں۔ اس لئے اس وقت میرے دل میں القاء ہوا کہ ان سے مباہلہ کر لیا جاوے۔ میں نے کہا یہ ایک راہ اور فیصلہ کی پیش کرتا ہوں اور وہ راہ فیصلہ کی ایسی ہے جو ممکن نہیں جو اس کا نتیجہ غلط نکلے اور وہ یہ ہے کہ ابھی مباہلہ کر لیا جاوے۔ عظیم اللہ فوراً فیض اللہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ بھائی صاحب مباہلہ کرنے میں توقف نہ کریں۔ یہ بھی تماشہ دیکھنا چاہیئے۔ مباہلہ منظور ہو جانے پر دو طرف سے اسیوقت تحریریں ثبت کی گئیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

تحریر دستخطی فیض اللہ خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
الحمد للہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ بعد حمد و صلوات برسول رب العالمین کے میں قاضی فیض اللہ خان بن ظفرالدین مرحوم ایک مسلمان حنفی سنت نبویہ کا پورا تابعدار اس بات کا قایل ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کہ خاتم النبین ہو چکے ہیں وحی کا نازل ہونا خلاف مذہب قرآن و حدیث ہے اور مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کرتا ہوں۔ کہ وہ مثیل مسیح و مسیح موعود ہیں اور منشی مہتاب علی صاحب خلف الرشید منشی کریم بخش صاحب سکنہ شہر جالندھر جو کہ مرزا صاحب موصوف کے تابع ہیں۔ دعوے کرتے ہیں کہ جو شخص ان کے اس دعویٰ کی تردید کرے۔ اسپر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لہٰذا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے جو شخص جھوٹا ہے اسپر عذاب الٰہی نازل ہو۔ مثل موت یا بیماری طاعون یا مقدمہ میں گرفتاری۔ اور میں بمطابقت سنت نبوی کے ایک سال کی میعاد ٹھہراتا ہوں اور یہ شرط کرتا ہوں کہ اگر یہ عذاب میرے یا منشی مہتاب علی کے بغیر کسی اور شخص قرابتی پر ہو۔ تو یہ شرط میں داخل نہ ہوگا۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

قاضی فیض اللہ خان سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء

تحریر دستخطی منشی مہتاب علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی۔ میں حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مسیح سمجھتا ہوں اور ان کا ہر ایک دعویٰ جو دین کے متعلق ہے بلا کسی شک و شبہ کے صحیح مانتا ہوں۔ مگر میرے مقابلہ پر قاضی فیض اللہ خلف الرشید قاضی ظفرالدین مرحوم یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹا اور ان کا دعویٰ بالکل گھڑا ہوا اور خود تراشیدہ ہے اس لئے میں صاحب کے مقابلہ میں مباہلہ کرتا ہوں اور پورا پورا کامل یقین مجھے ہے کہ جو ہر دو میں سے جھوٹا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اس پر عذاب عظیم نازل کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائینگے لیکن یہ عذاب یقیناً نہیں ٹلیگا اور وہ اپنی چمکار دکھا کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہمیشہ سے قانون جاری ہے۔ اور آخری وبہتر و اولیٰ طریق کذب اور راستی میں تفریق کرنے کا ہے۔ پس خدا سے میری دعا ہے کہ وہ جلد تر نتیجہ پیدا کرے۔ اے خدا اے خدا تجھ سے کوئی انہونی بات نہیں اگر تو چاہے تو ایک آن میں عذاب نازل کر سکتا ہے۔ لیکن میں سنت نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد تجویز کرتا ہوں اور وہ عذاب محض مجھ عاجز پر یا قاضی صاحب پر نازل ہونا چاہیئے۔ مثلاً موت یا طاعون یا کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو جانا یہی شرط ہے اور کسی قرابتی اور اپنے کسی متعلق پر کوئی عذاب نازل ہونا یا اس کا مر جانا شرط میں داخل نہ ہوگا اور وہ عذاب صرف ہم دونوں سے مخصوص سمجھا جائیگا۔

خاکسار عاجز مہتاب علی سیاح جالندھری مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء

ان بالمقابل تحریروں کے بعد یہ ہوا کہ قاضی فیض اللہ خان مرض طاعون کے ساتھ جیسا کہ جس شخص کو بددعا لگیگئی تھی اور نیز سال کے اندر جیسا کہ شرط تھی بمقام جموں ہلاک ہو گیا اور بموجب آیۃ کریمہ ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ مجھ کو تحقیق طاعون سے سمجھا گیا کیونکہ [illegible]

خدا جس کو چاہے ہدایت دے

۱۱ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک افغان مولوی محمد اکرام نام ساکن صوات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہوئے اور چند روز کے قیام کے بعد اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک عجیب راہ سے ہدایت کی جس کو انہوں نے فارسی زبان میں یہاں کے بعض دوستوں کے سامنے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک صوات کا رہنے والا ہوں میری قوم کا نام شامی زئی ہے اور ساکن شاہ گرام ہوں سرحد میں ایک مشہور بزرگ سیّد علی پیر بابا بنیر والا گذرے ہیں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمارے ملک میں کوئی حکومت نہیں کوئی اخبار نہیں جاتی۔ کوئی سلسلہ خط و کتابت کا ذریعہ نہیں میں مدت سے کسی فرد کامل کی تلاش میں تھا مگر قادیان اور حضرت مرزا صاحب کے نام اور دعوے اور دیگر حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ کبھی ارادہ کرتا تھا کہ بغداد کو جاؤں کبھی خیال کرتا تھا کہ مکہ معظمہ کو چلا جاؤں کہ ناگاہ خواب میں مجھے کہا گیا کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ میں نہیں جانتا تھا کہ قادیان کیا ہے اور میں نے اول اس خواب کی طرف بہت توجہ بھی نہ کی لیکن جب بار بار مجھے خواب میں یہی کہا گیا اور کئی بار میں نے ایسا خواب دیکھا تو پھر مجھے یقین ہوا کہ میرا مقصود ضرور اس جگہ سے حاصل ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ پس میں قادیان کی تلاش میں گھر سے نکلا اور بہ سبب ناواقفی کے کاشغر کی طرف چلا گیا بہت تلاش کے بعد مجھے ایک گاؤں اس طرف بنام قیدان ملا مگر میں نے اس جگہ کوئی مرد کامل نہ پایا بلکہ وہاں سب روافض تھے جن کے حالات سے مجھے بہت بیزاری ہے اور چونکہ وہ قادیان نہ تھا بلکہ قیدان تھا اس واسطے مجھ کو یقین ہوا کہ یہاں مجھے مقصود نہیں مل سکتا اس کے بعد میں لاچار اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔ تو پھر وہی سلسلہ خوابوں کا شروع ہوا۔ کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ پھر میں نے سفر کا ارادہ کیا اور اس دفعہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ اول پشاور کو جاتا ہوں کیونکہ وہاں ہر طرف سے آدمی آتے ہیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیان کہاں ہے چنانچہ اس طرف کو آتے ہوئے جب کہ میں مردان پہونچا تو راستہ سے گزرتے ہوئے ایک جگہ میں نے چند آدمی دیکھے جو کہ قرآن شریف اور احادیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے ذوق حاصل ہوا اس لئے ان کے پاس بیٹھنا میں نے ضروری خیال کیا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون اصحاب ہیں تب مجھے بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ مسیح موعود کے خادم ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مسیح موعود کس جگہ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیان میں۔ قادیان کا نام سنتے ہی میں چونکا اور میں نے کہا کہ وہی جگہ جہاں سے میرا مقصود حاصل ہوگا جب قادیان کا نام میں نے سنا تو میں نے ان لوگوں کو اپنی خواب کا قصہ سنایا اور چند روز ان لوگوں کے پاس قیام کر کے دیگر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہاں چلا آیا ان صاحبان نے جن میں سے ایک کا نام محمد یوسف ہے۔ مجھے کہا کہ تم بہت سرد ملک کے رہنے والے ہو ایسی سخت گرمی میں قادیان جانا اور وہاں رہنا تمہارے واسطے مشکل ہوگا۔ تم بذریعہ خط ہی بیعت کر سکتے ہو۔ پر میں نے کہا کہ اگر میرے بدن میں ہزار جان ہو اور ہر ایک اس راہ میں قربان ہو تب بھی میرے واسطے ضروری ہے کہ میں ایک دفعہ مسیح موعود کے قدموں میں پہونچوں۔ یہ صاحب بعد بیعت واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔

المفتی

۱۹۔ ایک دعا اور اس کا جواز۔ میاں محمد دین احمدی کباب فروش لاہور (حال ساکن موضع دعورہ ڈھیری پٹھان ریاست جموں) کا ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیجا جس میں لکھا تھا۔ "یا حضرت میں نے چند روز سے محض رضائے الٰہی کیلئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیجاوے کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے"۔

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا۔ "ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے"۔

۲۰۔ ہندؤں سے ہمدردی۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بہ سبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں فرمایا کہ ہندؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

۲۱۔ جمعہ کے بعد احتیاطی۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جب کہ جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ تو حکم ہے کہ جاؤ۔ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں۔

قصیدہ در شان مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از عاجز عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار کمپ میرٹھ)

اے شانِ ایزدی ز وجودِ تو آشکار
بے شک توئی مسیحِ حقیقی فلک سوار

آدم نہ زعالم بالا رسیدہ
خلقے ہمہ کشیدہ برائے کہ انتظار

جنسِ فرشتہ و بشر و خلق دیگرے
دارند سر بہ عجز بہ پائے تو بندہ وار

وصفِ جلال و جاہ تو گفتن مجال کیست
داری پے صداقتِ خود حجت ہزار

کارت پناہ دین شدن و ملجائے امان
از مقدمت گرفت زمین و زمان قرار

صدہا نشانِ صدق تو عالم بچشم دید
شورے فتاد در ہمہ اطراف روزگار

برہان تست لائقِ تحسین و آفرین
وصفِ تو لا بیان و ثنائے تو بیشمار

ابوابِ چرخ از پئے دنیا کشادہ اند
دور یست دورِ پاکِ تو عہدیست پر بہار

گیتی چنین نہ دید جلال و جمال دین
کوہی میان لشکرِ دین حجتہ الا
بو ہائے مشکِ پاکِ تو دل زندہ میکند
توحید گم ز تختۂ عالم چو وقتِ نوح

بدبینِ تو بقعرِ جہنم فتادہ باد
ہر دشمنے کہ شد بہ مقابل فنا بگشت
دوران ہزار زاد پس احمدؐ اخیر
شد ظلمت از جہان بدر و نور جلوہ کرد
شد خلعتِ خلافت آخر سپرد تو
حینِ نزولِ پاکِ تو آن وقت سعدات
اصلاح دینِ احمدِ آخر نمودہ
ادیان باطل از حججِ تو فنا شدند
خوش آمدی بوقتِ خود ای ناصری مسیح
اعجاز تو بعونِ الٰہی جدیدہ اند
باطل ز بوئے نامِ تو کافور مے شود
خاشاک بد بدر شد و آمد بہار نو
مردان راہ حق ہمہ فیروز بودہ اند
پژمردہ باغ دین الٰہی بگشت سبز
تازہ نشان موتِ دوئی دشمن خدا
من بعد چند دشمنِ حق لقمۂ اجل
یک بود آلہی بخش و تنے آریہ دیگر
از کل جہان کسے بمقابل چو شد حریف
در چار دانگِ دہر ز دعوئے خویش فاش
دریا نوال فیضِ تو بس سیر مے کند
لبیک خوان بسوئے تو از سر ہمے دود
طوفِ حریم قدس تو یکسر حج اکبر است
فرحاں کسیکہ شاد بود از ہوائے تو
یارب جہان ز صور تو آواز بشنود
اے خاتمِ خلافت دورِ اخیر دہر

شوقِ دلم برائے لقائے تو شاہ دین
زخمِ فراق بزم تو بس درد مید ہد
لیکن چنین فتاد ز تقدیر کار ما
یارب مرا بازوے ہمت بیار بر
مستم ز بوے عشق تو اے شافع جزا
باشد بخواب یا کہ بہ بیداری اندکے

این بود بہر ذات تو در علم کردگار
شانِ فلک بشانِ تو ماند بہ ذرہ دار
صد نکہتِ نفیس کند روح را شکار
بودہ نہ بود ملجا و ماوی بہ ہیچ دار

بادا فزون ز دہم میسر ترا وقار
کردی ز چوبِ خشکِ قلم کار ذوالفقار
زادہ چنین نہ نورِ مصطفا د آبدار
خوش آمدی تو اے جری اللہ بوقتِ کار
بادا بروے پاکِ تو صلوٰۃ بار بار
کز آسمان بگشت نشانات آشکار
زان سان کہ بود لائق و زیبا و استوار
در کوفتی سر ہمہ اعدا چو مغز مار
بادا بہ دہر نام ترا دائما قرار
توحید حق ز نام تو گردید زندہ وار
دشمن ز حولِ نامِ تو گیر درہ فرار
کارے عجب نمودہ اے ابرِ نو بہار
آمد نہ مثل ذات تو پر رعب شہسوار
آمد بہ شاخِ کہنہ نوین باز برگ و بار
واقع شدہ موافق گفت تو شاندار
رفتند از جہان ز ذلت بقعرِ نار
مردند با عذاب پلیگ آن ذلیل و خوار
قربان کرد جان بہ سنان تو چون شکار
دادی ہزار بار خبر ہا بہ اشتہار
ہر انس و جان ز خوان تو بادا وظیفہ خوار
ہر او کہ مے کند نظر اندر مآل کار
بے بہرہ آن دلے کہ نہ آید درین دیار
خوش وقت آن عزور دلشاد و دوستدار
تا حشر او بخیر شود وقت حال زار
ما را بزیر سایۂ تعلیم خود سپار

گویم چہ حال او کہ چہ گردست بے قرار
یارب دوا بہ بخش درین کشمکش ملار
ما ضبط کردہ ایم خود این وقت اختیار
تا بر ہوائے قید شکستن شوم سوار
تو کاش فضل خویش ز ما ہم جدا مدار
با ما ز عکس خویش تجلی رسیدہ دار

مدہوشم از پیالہ لعلِ شرابِ عشق
این وقت پاک لائق شکر است ای رشید
خوش قسمت آنکہ سیر و صال تو میشوند
بخشید جانِ مردہ ما را دوبارہ زیست
از فیض تو جمال خدا فاش دیدہ ایم
شاہا ہر آنگفت ثنائے تو آرزو است
باشد کہ حق جمعیتِ خاطر عطا کند
ہردم دعا است جملہ جہان قریب و دور
باغ و بہار نسل تو بر آب و تاب باد
بر تو درودِ خالق و مخلوق گفتہ باد
عاجز رشید گرسنہ را اندکے ازاں

بادا غذائے روح من این شہد خوشگوار
عمر الیست بے وجود بقا را چہ اعتبار
مانند زوج نوح بکشتی تو سوار
جز تو کجا است حاشر ارواح دیندار
مانند آنکہ پردہ ز رخ دور کردہ یار
لیکن سنم ز درد تردد در انتشار
تا بر سر تو گنج ز اوان کنم نثار
سازند زود مسلک و دین تو اختیار
تا ماہ را بقا بود و دہر را قرار
باشد نہ زین سلام و تحیت بر ہیچ کار
بخشائیشکہ سیر کند عید روزہ دار

تقدیس تو نہ از من عاجز ادا شود
میخیزد از زبانِ قلم شور الحذار

پچیس ۲۵ دن میعاد والا آسمانی نشان

بتاریخ ۱۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء بروز اتوار وقت عصر کے قریب ایک آسمانی نشان ظہور میں آیا اور خدا جانے یہ نشان مختلف ممالک اور مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں بھی وقوع میں آیا ہوگا اور دنیا کے اکثر لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا مگر اس جگہ یعنے موضع پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد میں یہ نشان چار جگہ پایا۔ گاؤں کے باشندے جو مختلف سمتوں میں اپنے کاروبار میں مصروف تھے انہوں نے حلفاً بیان کیا کہ آسمان سے سیدھے زمین کیطرف آگ کے بڑے بھاری شعلے اترے اور بالکل ہمارے قریب گرے جن کو دیکھ کر مارے خوف کے ہم بھاگ گئے اور اس اچنبے واقع کو دیکھ کر ہیبت اور دہشت سے ہماری یہ حالت ہوئی کہ گویا لرزہ میں پڑ کر حواس باختہ ہوگئے۔ میرے ایک عزیز میاں محمد عبد اللہ نام یہ نشان دیکھ کر کانپتے ہوئے گھر کو بھاگے اور مجھے کہا کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا۔ تب اس نے مجھے دکھایا لیکن جب میں نے دیکھا تو اس وقت دہوئیں کی ایک لمبی لکیر جو زمین کے قریب اور اس سے کچھ تھوڑی ہی اونچی تھی۔ نظر آئی۔ جو اس آگ کے شعلہ کے گم ہونے کے بعد نمودار ہوئی پھر ایک اور عزیز جو دوسری سمت تھا اس نے بیان کیا کہ آسمان سے آگ کا ایک بھاری شعلہ سیدھا زمین کی طرف آیا جو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے اوپر سیدھا سر کو آرہا ہے۔ تب ہم وہاں سے ڈر کر بھاگے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر گرے اور ہم کو بھسم کردے اور ہم دیکھتے ہی تھے۔ جو وہ بالکل ہمارے قریب چند قدم کے فاصلہ پر گرا اور اوپر کی طرف سے باریک اور نیچے کیطرف سے بہت موٹا تھا اور جب وہ گرا۔ تو ہم مارے خوف کے بھاگے۔ کہ یہ کیا بلا ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھا ایسا ہی کئی شخصوں نے دو اور مختلف جگہ پر اسی طرح پایا۔ جس سے لوگ تعجب میں پڑ کر حیران ہو گئے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود کی پچیس دن تک کے نشان کی پیشگوئی کا ذکر لوگوں کو پہلے سے معلوم تھا اور ایک نشان کے متعلق حضور کا ایک اشتہار بھی نکل چکا ہے جس کا یہ ماحصل تھا۔ کہ کوئی نشان

ظاہر ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا“ اور لوگ اس کو بھی سُن چکے تھے اس لئے ہم احمدیوں کو تو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے پیارے مُرسل حضرت حُجّۃ اللہ مسیح موعود کا نشان پورا ہُوا اور مخالفین نے بھی دیکھا تھا جنہوں نے خود اس کا ذکر عام مجلسوں میں مشتہر کیا جس سے ان پر بھی اتمام حُجّت ہوئی اور ارد گرد کے دیہاتی لوگوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا کہ ہمارے گاؤں میں بھی مختلف مقامات پر ایسا ہی ہُوا اور گو امید ہے کہ یہ نشان عام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا مگر تاہم اس نشان کے پورا ہونے اور مشاہدہ کرنے میں سب سے زیادہ محظوظ ہونے والے اور خوشی اور سرور کا لطف اٹھانے والے ہم ہی تھے جو احمدی ہیں اور گو یہ آتشی نشان تھا مگر فایدہ اٹھانے والوں کے لئے یہ آب زلال کا چشمہ بھی ہے افسوس ان لوگوں پر جو رسول خدا کے ایسے پُر صداقت نشان اور پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ کر بھی ابھی تک انکار میں ہی ہیں۔ اور خدا انہیں ایسے ایسے کھلے کھلے نشان دکھا کر کفر کی کھائیوں سے نکالنا چاہتا ہے پر وہ نہیں نکلتے اور خدا انہیں شیطانی گند سے پاک کرنا چاہتا ہے پر وہ نہیں ہوتے۔ کیسی کھلے طور پر پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ پر افسوس کہ یہ بد قسمت لوگ ابھی تک انکار پر ہی اڑے بیٹھے ہیں۔ نشانوں سے آسمان زمین بھر گیا۔ مگر ابھی تک اس بدبخت گروہ پر کسی نشان کی صداقت نہ کھلی آسمان سے آوازہ آئی اور چاند سورج نے بولکر بتایا اور شہادت پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہیں۔ پر افسوس انہوں نے کوئی آوازہ نہ سُنی۔ بجار انہار اور احجار اشجار نے گواہی دی پر انہوں نے قبول نہ کی۔ ڈاک اخبار ریل اور تار نے سچائی پیش کی پر انہوں نے نہ مانا۔ طاعون کے نشان نے ان کے گھروں کو ویران کر دیا اور ان کے جسموں کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے اندر داخل ہو کر تو از ہیں ماریں اور جگایا اور سمجھایا پر یہ نہ جاگے اور نہ سمجھے مرتے ہیں پر انکار ہی کرتے ہیں۔ زلازل نے زمین کے طبقات ہلائے اور پہاڑوں کو اڑایا اور شہروں کو تباہ کر دیا پر یہ ہیں کہ اسی طرح انکار پر جمے بیٹھے ہیں کہتے ہیں کہ ہم رسولوں کو مانتے ہیں اور خدا کے حکموں سے انکار نہیں کرتے۔ بھلا وہ جو زندہ رسول اور موجودہ مُرسل حق کو نہیں قبول کرتے اور خدا کے تازہ نشانوں سے انکار کرتے ہیں وہ گذشتہ اور وفات یافتہ رسولوں اور گذشتہ کے نشانوں پر کب ایمان رکھتے ہوں گے

معلوم نہیں انہیں کیا ہو گیا اور کس ہٹی سے بنے ہیں کیا یہ نشان جو پچیس دن کی پیشگوئی کا تھا انہوں نے نہیں دیکھا اور خدا کے رسول نے قبل از وقت اس کی خبر نہیں دی جس کا اب بھی انکار کرینگے خدا کے غضب کی آگ ان کی بدکرتوتوں اور خدا کے مُرسل کامل دکھانے کے لئے پہلے کئی تباہی بخش اور بربادی کن نشانوں کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ مگر آج یہ نوبت پہونچی کہ وہ آگ خود آگ کیصورت میں مشتعل ہوئی جس کی خبر خدا کے مُرسل برحق اور پیارے رسول نے پیشتر کئی مرتبہ بیان کی اور دیکھو کتنی مُدّت پہلے اس خبر کا صریح طور پر اس شعر میں اظہار کیا۔ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

یہ آتشی نشان جو آسمان سے ظاہر ہُوا اور جس کا دھُوان جو السماء میں کھلے طور پر دکھائی دیا اُسکی خبر خدا تعالےٰ نے نہ صرف آج کی وحی کے ذریعہ ہی دی بلکہ قرآنی وحی میں بھی یہ پیش خبری صحیح طور پر بیان فرائی ہے۔ دیکھو سورۃ دخان آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس کے بعد زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا بھی ذکر ہے اور وہ یہ ہے یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون۔ اور اس کی تفصیل سورۃ حج کی پہلی آیتوں سے ظاہر ہے جہاں فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم الی ولکن عذاب اللہ شدید۔ افسوس کہ یہ اقتداری اور تباہی بخش پیشگوئیاں جن کے سننے سے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے ابھی تک لوگ بجائے فایدہ اُٹھانے اور ایمان لانے کے اسی طرح ہنسی اور ٹھٹھہ کرتے ہیں اور باز نہیں آتے مگر ایک وقت آتا ہے کہ بجائے ٹھٹھہ کے چلائیں گے اور بجائے ہنسنے کے پیٹیں گے اور روئیں گے اور اس وقت ایسا کرنا پھر کوئی فایدہ نہ دے گا۔ جب ایک اچانک ہلاکت کی بجلی کڑکے گی اور موت کی گونج سے دنیا میں ایک عالم سنسان ظاہر ہوگا اور خدا کی قہری تجلی اور جلال زمین پر اترے گا اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی آواز دنیا کے چاروں کونوں میں گونجے گی اور ایسا ہوگا کہ خدا کا بزرگ رسول فتحمندی کے بلند چبوترہ پر اجلاس فرمائے گا اور ہر طرف اسلام کی فتح کا نقارہ بجے گا اور شیطان قتل کیا جائے گا اور اس کا تمام لشکر تباہ ہو جائے گا اور نور آئے گا اور ظلمت بھاگے گی اور ایسا ہوگا اور ضرور ہو گا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور اس کے رسول کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہیں جو ہو کر رہیں گی اور آسمان زمین ٹل جائے گی پر رسول کی بات نہ ٹلے گی۔ ہم نے خدا کے نشانوں کو دیکھا اور اس آتشی نشان کو بھی دیکھا اور رسول کی ہر ایک بات کو سچا پایا اور بطور اظہار شہادت و تصدیق خدا کے نبی اور رسول کی صداقت پر اپنی تحریر پیش کی

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ؎

وحی خدا داد خبر با کلیم — زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم
ایکہ شدی منکر وحی خدا — عیب مدہ خندہ مزن بر ہدا
وقت قریب است کہ ظاہر شود — صولت حق صورت محشر بود
زلزلت الارض یزلزالھا — عالیھا سافلھا بدّلا
حصن حصین است مسیحائے ما — کہف دامان ملجاؤ ماوائے ما
ایکہ پناہ جوئی بیا در شتاب — داخل او شو کہ رہی از عذاب

خاکسار غلام رسول ساکن راجیکے ضلع گجرات نزیل پیر کوٹ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ”	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ”	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ ”	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ”	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فایدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے۔ یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

رسید زر

۲۰ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۰۵۵ - میر مراد علی صاحب سے
۲۱۳ جلال الدین صاحب سے
۲۲۵ - مرزا عبد الکریم صاحب عہ
۲۲ - مئی ۱۹۰۷ء
۱۶۰ - احسان الٰہی صاحب سے
۱۶۲ سید محمد سرور شاہ صاحب سے
۱۰۰۴ - محمد عظیم صاحب للعہ
۲۴ - مئی ۱۹۰۷ء
۱۶۲۸ - محمد یوسف خان صاحب سے
۱۴۷ - علی محمد صاحب سے
۹۸۳ - محمد شریف صاحب عہ
۱۶۱۶ - سید محمد حمید صاحب ۸
۱۶۳۰ - شیخ محمد صدیق صاحب سے
محمد علی صاحب کمپازیٹر سے
۶۶۵ - عمر الدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

جمال الدین صاحب ہوشیار پور
اسمٰعیل صاحب چونڈہ سیالکوٹ
چراغ الدین صاحب " "
شیخ دین محمد صاحب مردان پشاور
حاجی محمد صاحب کڑیانوالہ گجرات
محمد دین جیو دنجل گوجرات
اللہ داد صاحب تلواڑہ رعیہ سیالکوٹ
محمد سیف الدین صاحب منصرم عدالت - کوئٹہ بلوچستان
غلام نبی صاحب موضع سید ابراہیم کہاریاں - گجرات
امید علی خان صاحب طالب علم سکینڈ ایر ویٹرنری کالج لاہور
امیر علی خان صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیار پور
اہلیہ " " " "
نعمت علی خان صاحب " "

اہلیہ نعمت علی خان صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیار پور
مہر النساء " " " "
غلام رسول صاحب " " "
عبد السلام " " "
امیر علی صاحب " " "
بہاوج " " "
حرمت بی بی " " "
عطر بی بی " " "
ستارہ بیگم " " "
امام الدین " " "
اہلیہ " " "
برکت بی بی " " "
جنت بی بی " " "
بنون " " "
دختر نعمت علی " "
اہل بیت ملک عادل شاہ ترنگ زئی چارسدہ - پشاور
اہلیہ مولا بخش صاحب مدرس منوڑ ریاست پٹیالہ
عبد الغفار صاحب پسر مولا بخش صاحب مدرس منوڑ - ریاست پٹیالہ
اہلیہ و دختر و فرزند محبوب عالم صاحب منڈی کالیکی حافظ آباد
رحمت اللہ صاحب بھینی شرقپور لاہور
کرم بی بی " " "
حفصہ " " "
محمد " " "
احمد " " "
فرید " " "
بھولی " " "
عبد اللہ " " "
اللہ دتا " " "
عائشہ " " "
ہاجرہ " " "
غلام محمد ولد جہانا موضع ٹھٹھہ ماطریاں رقبہ جواہر پور شرقپور لاہور
امام الدین " "

کرم بی بی زوجہ امام الدین صاحب موضع ٹھٹھہ ماطریاں رقبہ جواہر پور شرقپور - لاہور
فضل دین " " "
علی محمد " " "
غلام محمد " " "
سردارا " " "
بختاور " " "
شادی " " "
سوہنا " " "
نظام الدین " " "
حسین - داتہ زید کا سیالکوٹ
جلال " " "
رحیم بخش صاحب گوداہ رعیہ سیالکوٹ
کریم بخش " " "
غلام رسول " " "
غلام محمد - نہدی پور - رعیہ سیالکوٹ
منشی امیر محلہ حولاں جہوں
حاجی احمد - بہالیا گجرات
اہلیہ علم الدین صاحب چک اسکندر - ضلع گوجرات
بیگم اہلیہ عبد اللہ " "
شرفو اہلیہ احمد " "
علی محمد صاحب بھمبر ضلع میرپور
اللہ دتا علی پور کبیر والہ ملتان
والدہ " " "
ماسی " " "
علم الدین ننگہ - جالندھر
برکت بی بی اہلیہ نواب علی پور کبیر والہ - ملتان
حیات بی بی اہلیہ میراں بخش صاحب علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات مہران بی بی لاہور چھاؤنی

”قدرت کے دروازے کھلے ہیں“

یہ ایک الہام الٰہی ہے جو آج سے کچھ عرصہ قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب ہم روز مرہ ایک سے ایک نرالا اور زبردست ثبوت اس کی تصدیق میں اپنی آنکھوں دیکھتے ہیں۔ خدا جانے ابھی اور کیا کیا کچھ ظہور میں آنیوالا ہے مَیں سر دست اپنی ناقص فہم کے مطابق بہت ابتدائی اور ادنےٰ درجہ میں اس کی تاویل کرتا ہوں۔

ابھی خاصی اچھی دہوپ چمک رہی ہے کہ آناً فاناً میں ابر محیط آسمان ہو جاتا اور لگاتار بوندوں اولوں برگرج اور کڑک سے حالت زمین و آسمان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ کیا یہ قدرت کے حیرت انگیز کرشمے نہیں؟ ابھی موسم بالکل برسات کا سا ہے کہ تہوڑی ہی دیر میں مطلع دگرگوں ہو جاتا ہے کیا یہ قدرت کے دروازے کھلے ہونیکا ثبوت نہیں؟ رات کو جسوقت سونے لگتے ہیں تو گھنگہور گھٹائیں اور اندھیرا گھُپ ایسا کہ ہاتہہ کو ہاتہہ سجھائی نہیں دیتا مگر جب بیچ میں آنکھہ کہلتی تو تارے ہی تارے تمام آسمان پر چمکتے نظر آتے ہیں کیا یہ قدرت کی زبردست کارروائی نہیں؟ اب سے چند ہی روز پہلے خاصی گرمی کی بہار آچکی تہی مگر اب جاڑے اور برسات کا سماں پیش نظر رہتا ہے کیا یہ اس الہام الٰہی کی کہلی کہلی تصدیق نہیں ہے؟ ابھی کل کی بات ہے کہ برگزیدۂ حق کے بعض مخالفین تکفیر اور تکذیب کا وہ دم خم رکہتے تھے کہ شاید تا قیامت ان کی شیخی کرکری نہ ہوگی لیکن آج وہ اسی مامور کی صداقت پر چند مزید مُہریں کرنے کو خاک میں مل چکے ہیں اور باقیوں میں سے اکثر کے لئے جو اخیر تک اپنی شوخی و شرارت سے باز آنیوالے نہیں قدرت الٰہی وہ وہ کاری حملے کرنے پر کمر باندھ رہی ہے جن کا توڑ کوئی بہادر سے بہادر اور چالاک سے چالاک دشمن حق نہیں کر سکتا۔ خداوند قدیر فرماتا ہے ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زوردار حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا“ درجنوں افسر المکذبین ان حملوں میں زبردست خدائی ہاتہہ سے ڈھیر ہو چکے ہیں لیکن حسرت ہے اُن کے حال پر جو کہ اب بھی سبق عبرت حاصل نہیں کرتے کیا اُن کی آنکھیں ان نشانات ... مخالفین ... کا روشن نشان نہیں کہ یہ سب کارروائی قدرت قدیر کی ہے جو حق کی تائید اور باطل کو ملیا میٹ کرنے کے لئے ظہور میں آرہی ہے۔ مگر افسوس کہ دشمنان حق آنکھیں رکہتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکہتے ہوئے نہیں سنتے۔

نیچریوں کی لچر باتیں

علیگڈھ پارٹی یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام نہاد مسلمانوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ عملاً نیز اعتقاداً مذہبی ابحاث و معاملات کو سرے سے ہی دور از کار فضولیات جانتے ہیں جو اس زمانہ میں ان کے نزدیک سراسر قوم کی تضیع اوقات کا باعث اور مانع ترقی ہیں یہ تو میرے نزدیک صرف پیدائشی مسلمان ہیں ایسے افراد ملک جو عرفاً دقانونا مسلم سوسائٹی کے ممبر گنے جاتے ہیں اور بس وگرنہ ان میں اور دہریوں میں کچھ یونہی سا فرق ہو تو ہو اور اسی لئے وہ ہمارے مخاطب صحیح بھی نہیں ہو سکتے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس بات پر قادر ہے کہ ان میں سے اکثر کو ایکدم رجوع بحق کی توفیق بخشدے لیکن ایک اُن سے بھی خوفناک اور اصلاح طلب گروہ ایسے حضرات کا ہے جو گویا اپنے زعم باطل اور جہل مرکب کے باعث صداقت و محاسن اسلام کے بہت سے قیمتی جواہرات کو کنکر پاہن سمجھہ کر مسترد کرتے ہیں اور محض اپنے ہی ادہورے علم اور ظنون فاسدہ کو اہم ترین مسائل مذہبی کی جانچ کے لئے محک ٹھیراتے ہیں ان کی رائے ہیں (نعوذ باللہ) حدیث کوئی چیز نہیں اور کسی مامور و امام موعود کا انتظار جاہلانہ ڈہکوسلا اور فعل عبث ہے کیونکہ امام قرآن کافی ہے اور اس کے مطالب و معانی جو کچھہ انہوں نے سمجھے ہیں بالکل درست۔ تسلی بخش اور عین منشاء الٰہی کے مطابق ہیں لیکن ان خود فراموش اور فریب خوردۂ نفس بدنام کنندگان اسلام سے اس وقت کوئی جواب شافی نہیں بن پڑتا جبکہ ہم اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ پھر اس امام قرآن کے ہوتے تمہاری بد نصیب قوم کیحالت کیوں ایسی سقیم و زار ہو رہی ہے کہ تمہارے اچھے اچھے جیّد ریفارمر کے بھی اس کی نوحہ خوانی کرتے کرتے گلے بیٹھ گئے ہیں تب بھی وہ کسی عنوان سُدھرنے میں نہیں آتی کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ تمہارے خانہ ساز مُصلح - اصلاح جماعت میں وہ کام کرنے سے قاصر ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ہو گیا ہم

اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ اور مجلد ۱۲ اور درثمین

مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمۃ ۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حقیقہ ایکہ از صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فایدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ان ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں قیمت ار

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲

القول الصحیح — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

آنہ ڈکشنری [illegible] طلبا سکول کے لئے۔ قیمت ار

کامن الا داد [illegible] لے۔ قیمت ۸

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالےٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمادیں گے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بعد دعا کرایا جاوے گا اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴ - ہمارے ایک دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی زبانی عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوریکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط و کتابت مجھ سے ہو۔

اکمل آف گوریکی از قادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔